بھی دلچسپی لینے والا انسان ان کی کارگزاریوں کو دیکھکر بے انتہا مسرور ہوتا ہے۔ اب چونکہ درسی کتابیں بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ اور سہ ماہی امتحان قریب ہے۔ اسلئے امتحان کی ہنگامہ خیز تیاری کیلئے حسب دستور قدیم اواخر جمادی الاخری میں جمعیۃ الخطابہ کے ہفتہ واری اجلاس ملتوی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء (۲۴ جمادی الاخری) پنجشنبہ کو جمعیۃ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد اللہ صاحب منعقد ہوا۔ مخصوص و منتخب طلبہ نے اعلیٰ پایہ کی عربی و اردو تقریریں کیں آخر میں ... ایک نظم بعنوان شانِ علم پڑھی۔ پھر جمعیۃ کی سالانہ روئداد پڑھکر سنائی گئی اور اراکین کی طرف سے صدر ... انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا۔ پھر طلبہ کا متفقہ بیان پڑھکر سنایا گیا۔ ۵ ۔ آخر میں جناب مولانا محمد ... صاحب ... نے اپنی اور چند مقامی مدارس کے مدعو اساتذہ کی طرف سے انجمن پر بیش قیمت آراء کا اظہار کیا اور طلبہ وکارکنان انجمن کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بہترین نصیحتیں کیں۔ اسکے بعد صدر محترم نے تمام حاضرین کے ساتھ حضرت میاں صاحب مدظلہ مہتمم دار الحدیث کی فلاح و بہبود کیلئے دعا خیر کی کہ یہ سب کچھ انھیں کی مبارک و پرخلوص کوششوں کا اعلیٰ ثمرہ ہے نیز مدرسہ و جمعیۃ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا۔

تمام او مواقع کی طرح انجمن کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر بھی جناب مہتمم صاحب رفیضہ کی طرف سے مدرسہ ہی میں ہر سال ایک شاندار دعوت کا بھی انتظام رہتا ہے چنانچہ امسال بھی اجلاس ختم ہوتے ہی تمام حاضرین نے ماحضر تناول فرمایا۔ الغرض مجموعی طور پر یہ دعوت اور جمعیۃ کا سالانہ اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ ہم ادارہ محدث کی طرف سے راکین وکارکنان جمعیۃ کو خصوصاً عہدیدار نہ ہونے کے باوجود آرزلیں واہتمام سے دلچسپی لینے والے چند طلبہ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ بے شک صلح این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اسلام اور لہو ولعب

اسلام ایسا پاکیزہ اور ستھرا دین ہے جس میں کسی لغویت کا شائبہ نہیں مل سکتا۔ اسلام کی اعلیٰ مذہبی، اخلاقی، اصلاحی، اقتصادی، روحانی وغیرہ بیش قیمت تعلیمات ہی بتاتی ہیں کہ اس مقدس مذہب کو بیہودہ اور فحش کھیل کود سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس نے اخلاق واقتصادی تعلیمات کے ماتحت ان تمام لہو ولعب، لغویات وخرافات، فواحش وتفریحات کو بکر حرام قرار دیا ہے جو آجکل تہذیب جدید اور بندۂ ہوا وہوس انسانوں نے فیشن کے نام پر اختراع کرلئے ہیں۔ کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ آج کل کے نام نہاد مسلمان ادعائے اسلام کے باوجود اسلامی تعلیم پر غور نہیں کرتے اور بلا محابا بے شمار بداخلاقیوں میں گرفتار ہیں بلکہ اپنے دینی احکام وموانع کو جانتے ہوئے بھی شب وروز تھیٹروں، سینماؤں اور واہیات تماشہ گاہوں کو آباد کئے رہتے ہیں جو اسلامی تعلیم کے قطعی منافی ہے۔ گراموفون، تھیٹر اور سینما کی موجودہ مصیبت اتنی عام ہو رہی ہے کہ اگر اسلامی انجمنیں اور علماء ملت نے اس طرف توجہ نہ کی تو یقین ہے کہ ہندوستان کے بیشتر مسلمانوں سے اسلامی پاکیزہ اخلاق چھین جائیں گے۔ اور آنکھ بند کرکے مسلم نوجوان فواحش وجرائم میں مبتلا ہو جائیں گے۔ مسلمانو! تھیٹروں اور سینماؤں میں جانا، موجودہ رقص وسرود کی محافل اور بیہودہ لہو ولعب میں شرکت اسلامی تعلیم کے قطعی خلاف ہے۔ اس میں نہ صرف تمہارے اخلاق پر ...